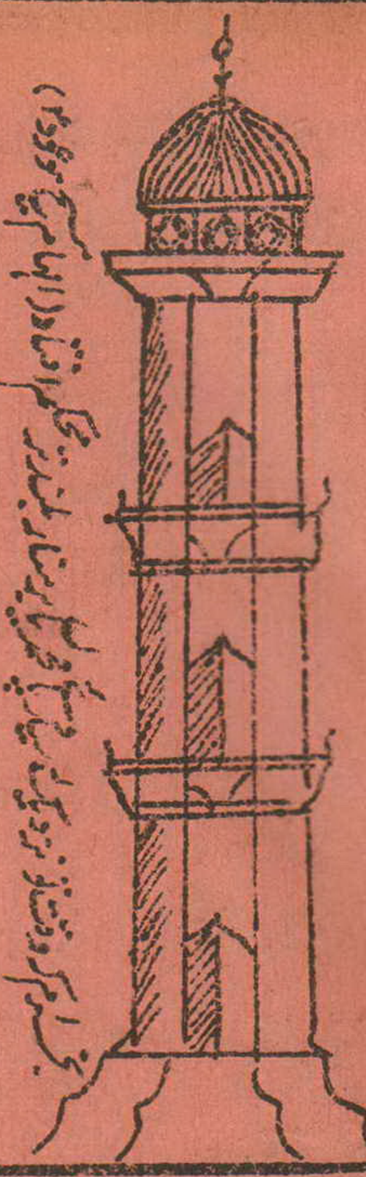

بدر

زنڈیا سی باہر پانچ روپیہ ۵؍

قیمت فی پرچہ ۱؍

قادیان

ایڈیٹر قاسم علی احمدی

سرپرستان - معاونین - عام - طلبار - مشتہری

نیا خریدار سال

عہ - ر - ر - ر - ر - ر

جلد ۱۳ ۞ قادیان مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۸ شوال ۱۳۴۶ھ ۞ نمبر ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت آج ۲۰ اپریل کو بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ اور جمعہ میں بھی حضور تشریف لائے۔ فللہ الحمد۔ (۲) ۱۵ اپریل کو قریب نماز عصر یکلخت ابر آیا۔ اور آناً فاناً میں اس قدر ژالہ باری ہوئی۔ کہ الامان الامان۔ اولاً اتنا بڑا تھا۔ کہ حیوانات جو اس وقت باہر تھے۔ وہ بھی اس کی ضرب برداشت نہ کر سکے۔ اور بھاگے۔ قریباً ۲۰ منٹ یہ گولہ باری ہوتی رہی۔ تمام فرش زمین اور مکانوں کی چھتیں اور صحن اولوں کے ڈھیر سے پر ہو گئے۔ فصل ایستادہ کو نقصان ہوا ہے۔ اللہ رحم کرے۔ آمین۔

(۳) الحمد للہ کہ فاروق کی چھپائی کا ضیاء الاسلام پریس قادیان میں انتظام ہو گیا ہے چونکہ پریس مذکور کے لئے جدید ڈیکلریشن دینا پڑتا تھا۔ اس لئے ۱۳-۲۰ اپریل کا فاروق بغیر منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر چھپ نہ سکا۔ اب منظوری ۱۴ اپریل کو ہو گئی تو ضیاء الاسلام میں فاروق طبع ہوا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ وقت پر چھپکر شائع ہوگا۔

(۴) ڈاک خانہ قادیان سے بغیر منظوری صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر پنجاب اخبار رعایتی محصول پر نہیں جا سکتا۔ اس کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور سے سرٹیفکیٹ لینا پڑتا ہے۔ تب جاکر پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کے دفتر سے منظوری ہوتی ہے۔ سو الحمد للہ کہ وہ سرٹیفکیٹ بھی ۲۹ اپریل کو مل گیا ہے۔ جو صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کی خدمت میں ارسال کر دیا ہے۔ اگلا پرچہ انشاء اللہ رعایتی محصول پر ڈاکخانہ سے روانہ ہوگا۔ ان دو مجبوریوں کی وجہ سے اخبار کی چھپائی اور روانگی میں تاخیر ہوئی جس کی معافی چاہتا ہوں۔

(۵) فاروق بک ایجنسی کی رعایتی کتب سے احباب فائدہ اٹھائیں۔ ثواب ہوگا۔ اس سے اخبار کی اشاعت میں مدد ملیگی۔ کہ کاغذ وغیرہ اخبار کیلئے خرید لیا جائیگا۔

اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

(پنڈت ہری چند صاحب اختر بی۔ اے)

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

کہہ دیا لا تقنطوا اختر کسی نے کان میں،
اور دِل کو سربسر محو تمنّا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حُسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا۔

آدمیت کا غرض ساماں مُہیّا کر دیا
اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا[1]

---

[1] اگر احباب ہندو شعراء کی اور بھی اس قسم کی نظمیں دیکھنے کے متمنی ہوں۔ تو "برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول" مؤلفہ ملک فضل حسین صاحب مہاجر قادیان کا قابل دید رسالہ جو رنگیلا رسول کا جواب ہے۔ ۶ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق قادیان سے منگوالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی خبریں

افیون کی پیداوار

دنیا کے ڈاکٹروں نے امریکہ میں متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ طبی ضروریات کے واسطے صرف ساڑھے تین ٹن افیون کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مگر صرف ہندوستان میں سالانہ ایک ہزار ٹن افیون پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے زیادہ کئی گنا بیرونجات سے آتی ہے۔ جو تمام دنیا کو ۱۲ دفعہ ہلاک کرنے کے قابل ہے

ہندوستان اور مختلف ممالک کی تعلیم کا تناسب

مندرجہ ذیل اعداد سے معلوم ہوا کہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں تعلیمی رفتار میں کیا فرق ہے۔

	مرد	عورت
انگلستان	۹۳،۴ فیصدی	۹۱،۵ فیصدی
جمہوریہ امریکہ	۹۵،۵ "	۹۳ "
ڈنمارک	۱۰۰ "	۱۰۰ "
جرمنی	۱۰۰ "	۱۰۰ "
فلپائن	۷۰،۵ "	۶۱ "
فرانس	۹۶،۵ "	۹۴ "
جاپان	۹۸ "	۹۶ "
ہندوستان	۵،۶ "	۱،۵ "

(پرائمری مدارس)

ملک	آبادی	تعداد مدارس
امریکہ	دس کروڑ	تین لاکھ ستر ہزار
انگلستان	۴ کروڑ بیالیس لاکھ	چھیاسی ہزار
جاپان	ساڑھے چھ لاکھ	" "
ہندوستان	بتیس کروڑ	دو لاکھ ۶ ہزار

طلائی ریت

نیوزی لینڈ اور جزیرہ جنوبی میں جب مغربی ہوا چلتی ہے تو ساحل بحر پر سیاہ رنگ کی ریت کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ اس ریت میں سونا ملتا ہے۔ اور صدہا آدمی اسی پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔

آبدوز کشتیاں

روز بروز زیادہ بڑی اور خطرناک ہوتی جاتی ہیں۔ اب امریکہ میں ایک ایسی آبدوز کشتی تیار ہو رہی ہے۔ جو ساٹھ سرنگیں بچھا سکتی ہیں۔

ایک چمچہ بھر مٹی

میں جتنے کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد سلطنت برطانیہ کے مرد و زن اور بچوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہوتی ہے۔

دُنیا کی سیر پانچ منٹ میں

پیرس کے ایک سکول میں سولہ ایکڑ زمین کے رقبے میں دنیا کا ایسا نقشہ بنایا گیا ہے۔ جس میں پہاڑ۔ سمندر۔ بڑے بڑے دریا حتےٰ کہ شہر بھی موجود ہیں۔ بحیرہ اوقیانوس ۳ فٹ گہرا دکھایا گیا ہے۔ اور ایک چھوٹی سی کشتی میں بیٹھ کر اس سمندر کو چند لمحوں میں عبور کر کے امریکہ پہنچا جا سکتا ہے ہر ایک ملک میں اس کی خصوصیات جمع ہیں۔ سکول کے بچے اس نقشے کو دیکھ کر تمام دنیا کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

ولایت میں لباس کا خرچ

اگرچہ آجکل عورتیں مختصر کپڑا استعمال کرتی ہیں۔ لیکن ان کا خرچ زمانہ گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے برطانیہ کلاں کی کل آبادی کا ساتواں حصہ فقط کپڑوں وغیرہ کی تجارت کرتا ہے۔ اس وقت وہاں دو لاکھ اسی ہزار درزی کام کر رہے ہیں۔ لباس مہیا کرنیوالوں کی تعداد دو لاکھ کے قریب ہے۔ ریشم اور دیگر اسی قسم کی چیزیں بیچنے والے چالیس ہزار اور چوبیس ہزار انسان فقط فیتے اور لیس وغیرہ بنانے میں مشغول ہیں۔ عورتوں کے جوتوں پر دو کروڑ پچاس لاکھ پونڈ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ چودہ کروڑ پونڈ کی سالانہ ٹوپیاں بنتی ہیں۔

شور مچانے والا صندوق

لوہے کی ایسی تجوریاں ایجاد کی گئی ہیں کہ جب کوئی چور اس کو کھولنے یا توڑنے لگے۔ تو یک بیک ان میں شور و غل کی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک انچ موٹی تہ کسی ایسی چیز کی صندوق کے اندر لگائی گئی ہے۔ جو نہ تو پگھل سکتی ہے۔ اور نہ ہی اس کو کسی طریق سے ضائع کیا جا سکتا ہے۔

ابن سعود کی جنگی تیاریاں

ابن سعود آجکل جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ انکی فوجوں میں قبائل دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہے ہیں۔ اور ان کے جنگی قواعد سیکھنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔

پنڈت نہرو افغانستان کو

پنڈت موتی لال نہرو نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے۔ کہ میں موسم گرما میں یا بعد موسم گرما کے افغانستان کی سیاحت کروں گا۔ اور آپ امیر امان اللہ خان کے مہمان ہونگے۔

عیدین میں لاؤڈ سپیکر

گذشتہ عید کے موقعہ پر بمبئی کی عیدگاہ میں نماز کے موقعہ پر لاؤڈ سپیکروں کا (آلات بلند بانگ) کا استعمال کیا گیا۔ نمازیوں کی تعداد بے شمار تھی۔ لیکن ہر نمازی امام صاحب کی آواز قرأت اور تکبیروں کی آواز بخوبی سُن سکتا تھا۔

لنڈن سے امیر صاحب کی روانگی

شہریار کابل اور ملکہ لنڈن سے پیرس کو روانہ ہو گئے پہلے سے آپ رُوس کو روانہ ہو جائیں گے۔

معاصر ٹائمز کا تبصرہ

شہریار کابل کی سیاحت پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر ٹائمز نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ برطانیہ کی پبلک کو ایسے بادشاہ اور ملکہ کے خیر مقدم کا موقعہ ملا ہے۔ جس نے اپنی دور افتادہ قوم کو متمدن اقوام کی صف میں کھڑا کر دیا۔ اور جنہیں اپنے فرائض کا احساس ہے اس لحاظ سے شہریار کابل قابل احترام ہیں۔

گوا میں

آریوں کے داخلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ہندوؤں کا مشن

ہندوؤں کا شدھی مشن مس ملر کو شدھی کر کے جرأت پا کر ولایت جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء

احمدی مشن

قادیان میں بار بار آؤ

(از مسیح موعود علیہ السلام)

مامورین اللہ کی صحبت ضروری ہے، ہماری جماعت کے لئے یہ امر ضروری پڑا ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے وقتوں میں سے کچھ وقت نکالکر آئیں۔ اور یہاں صحبت میں رہ کر اس غفلت کی تلافی کریں۔ جو غیبوبت کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے۔ اور ان شبہات کو دور کریں۔ جو اس غفلت کا باعث ہوئے ہیں۔ انکا حق ہے۔ کہ وہ انکو پیش کریں۔ اور ان کا جواب ہم سے سنیں۔

بھلا اگر کمزور بچہ جو ابھی دودھ پینے اور ماں کی کنار عاطفت کا محتاج ہے۔ اس سے الگ کر دیا جائے۔ تو تم امید کر سکتے ہو۔ کہ وہ بچ رہے گا۔ کبھی نہیں۔ اسی طرح بلوغ سے پیشتر کے کمال اور معرفت کا حال ہے۔ انسان کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے۔ مامورین اللہ کی صحبت اس کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ اس سے الگ ہو جائے۔ تو اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک بہت ہی ضروری امر ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کسی کو توفیق دے۔ اور وہ اس کو سمجھ لے کہ بار بار آنے کی کسقدر ضرورت ہے اس سے بھی نہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے نفس کے لئے فائدہ پہنچائیگا۔ بلکہ بہتوں کو فائدہ پہنچا سکیگا۔ کیونکہ جب تک خود ایک معرفت اور بصیرت پیدا نہ ہو۔ وہ دوسروں کو کیا راہ بتائیگا۔ یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ بعض شریر الطبع لوگ ایسے آدمیوں کو جن کو بار بار آنے کی عادت نہیں۔ کوئی سوال کرتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے جوابات سنے ہوئے نہیں ہوتے ساکت ہو کر نہ خود خفت اٹھاتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی جو دیکھنے سننے والے ہوتے ہیں۔ ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس خفت اور سکوت سے ایمان پر ایک زد پڑتی ہے۔ اور اس میں کمزوری شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب انسان مغلوب ہو جاتا ہے تو وہ غالب کے اثر سے بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات اس کے دل کو وہ اثر سیاہ کر دیتا ہے۔ اور پھر قاعدہ کے موافق وہ تاریکی بڑھنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر اسی میں اس کو موت آجائے۔ تو وہ جہنم میں داخل ہوا۔

میں سولہ سترہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا ہوں۔ اور ان کے اعتراضوں پر غور کرتا رہا ہوں۔ میں نے اپنی جگہ ان اعتراضوں کو جمع کیا ہے۔ جو عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ انکی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچی ہوئی ہے۔ لیکن جب میں ان لوگوں کے اعتراضوں کو پڑھتا ہوں۔ جو میری ذات کی نسبت کرتے ہیں۔ تو میں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں۔ کہ ابھی ان اعتراضوں میں پورا کمال نہیں ہوا۔ کیونکہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر جب اس قدر اعتراض کئے گئے ہیں۔ تو ہم مخالفوں کا منہ کیونکر بند کر سکتے ہیں۔ پھر میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ میری نسبت جس قدر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسا اعتراض نہیں ہے۔ جو اولوالعزم انبیاء علیہم السلام پر نہ کیا گیا ہو۔ اگر کسی کو اس میں شک ہو۔ تو وہ میری ذات پر کوئی اعتراض کر کے دکھائے۔ جو کسی پہلے نبی پر نہ کیا گیا ہو۔ مگر ہم دعوٰی سے کہتے ہیں کہ جس قسم کا اعتراض مجھ پر کیا جائیگا۔ یا جو اب تک ہو گئے ہیں۔ اسی قسم کے اعتراض ان پر ہو گئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ سلسلہ منہاج نبوۃ پر قائم ہوا ہے۔ اسی لئے اس سلسلہ کی سچائی کے لئے وہی معیار ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کی صداقت کے لئے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ اور اس سے بڑھکر ہم کس کو شہادت میں پیش کر سکتے ہیں۔ کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ سولہ یا سترہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا رہا ہوں۔ مگر ایک طرفۃ العین کے لئے بھی ان اعتراضوں نے میرے دل کو مذبذب یا متاثر نہیں کیا اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ میں جوں جوں انکے اعتراضوں کو پڑھتا جاتا تھا۔ اسی قدر ان اعتراضوں کی ذلت میرے دل میں سمائی جاتی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت سے دل عطر کے شیشہ کی طرح نظر آتا۔ میں نے یہ بھی غور کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جس پاک خلق پر یا قرآن شریف کی جس آیت پر مخالفوں نے اعتراض کیا ہے۔ وہاں ہی حقایق اور حکمت کا ایک خزانہ نظر آیا ہے۔ جو کہ ان بد باطن اور خبیث طینت مخالفوں کو عیب نظر آیا ہے۔ سنو! انسان کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہو نیوالی فطرت نہ حاصل کر لے۔ اور یہ فطرت نہیں ملتی۔ جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے۔ جو گم شدہ متاع کو واپس دلانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک کہ وہ اس متاع کو نہ لے لے۔ اور اس قابل نہ ہو جائے۔ کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی اثر نہ ہو۔ اس وقت تک حرام ہے
کہ اس صحبت سے الگ ہو۔ کیونکہ وہ
اس بچہ کی مانند ہے۔ جو ابھی ماں کی گود میں ہے۔
اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار
ہے پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جاوے۔
تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسیطرح
اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے۔ تو خطرناک
حالت میں جا پڑتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ دوسرے
کو درست کرنے کے لئے کوشش کرے خود
اُلٹا متاثر ہو جاتا ہے۔ اور اوروں کے لئے ٹھوکر
کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم

کو دن رات حزن اور افسوس بھی ہے

کہ لوگ بار بار یہاں آئیں۔ اور دیر تک صحبت میں
رہیں۔ انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات
کم کر دے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ قوی ہو گیا ہوں۔
تو اس وقت ایسے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ ملاقات
کم کر دے۔ کیونکہ بعید ہو کر بھی قریب ہی ہوتا
ہے لیکن جب تک کمزوری ہے۔ وہ خطرناک
حالت میں ہے۔

دیکھو اس قدر لوگ جو عیسائی ہو گئے جن کی
تعداد ۲۰ لاکھ تک پہنچی ہے۔ میں نے ایک بشپ
کے لیکچر کا خلاصہ پڑھا تھا۔ اس نے بیان
کیا۔ کہ ہم ۲۰ لاکھ عیسائی کر چکے ہیں۔ تو یہ لوگ
اسی قسم کے تھے۔ جو دوسروں کے اعتراضات سے متاثر
ہو گئے۔ اور ایمان کمزور ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اپنے مذہب
کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے۔ اور عیسائیت کو قبول کر لیا۔
سراج الدین عیسائی بھی ایسے ہی آدمیوں میں
سے تھا۔ یہ لوگ کسی صادق کی صحبت میں
کامل زمانہ نہیں گذارتے اور طرح طرح کی خواہشوں
کے اسیر اور پابند ہو کر اپنے مذہب اور ایمان
جیسی قیمتی چیز کے بدلے خریدے لیتے ہیں۔"

(الحکم)

غیر احمدی مشن

شیخ سنوری کے عشرہ کاملہ پر ایک نظر

نمبر ۱

خدا تعالےٰ کا قانون مستمرہ انبیاء
علیہم السلام کے متعلق ہمیشہ سے اسی طرح
چلا آیا ہے۔ کہ شیاطین الانس والجن کو وہ
صادقوں کے خلاف کھڑا کر دیتا ہے۔ تاکہ دُنیا
کو معلوم ہو جائے۔ کہ مخالفت کرنیوالے باوجود
اپنی تمام کوششوں کے کس طرح ناکام اور
نامراد ہوتے ہیں۔ اور خدا کے مامووں کا وہ کچھ
نہیں بگاڑ سکتے۔ چنانچہ اس سنت اللہ کو قرآن
مجید میں خدا تعالےٰ نے خود بیان فرما کر محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو تسلی دی ہے۔ کہ

کذالک جعلنا لکل نبیٍ عدوًا
شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعضٍ
زخرف القول غرورًا ط ولو شاء ربک ما فعلوہ
فذرھم وما یفترون ط (پ ۸ ع ۱۱)

یعنے اے محمد صلعم جس طرح تیری مخالفت
ہو رہی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمارا
قانون یہی ہے۔ کہ ہم بنا دیتے ہیں۔ ہر ایک نبی
کے لئے دشمن انسانوں اور جنوں میں سے جو
شیطان ہوتے ہیں۔ پھر وہ جھوٹی باتیں افترا کر کے
دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے فریب
میں آکر حق سے دور ہو جائیں۔ اگر اے محمد صلعم
تیرا خدا چاہتا۔ وہ کبھی ایسا نہ کر سکتے پس تو انکی
اور انکے افتراء کی کچھ پرواہ نہ کر۔

پھر دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ وکذالک
جعلنا لکل نبیٍ عدوًا من المجرمین ط وکفٰی
بربک ھادیا ونصیرًا ط (پ ۱۹ ع ۱)

یعنے جس طرح تیری مخالفت ہو رہی ہے۔
اسی طرح ہم ہر ایک نبی کے واسطے بدکردار لوگوں
کو دشمن بنا دیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے۔
وہی ہدایت دینے والا اور مدد کرنیوالا ہے۔ پس
اسی قانون الٰہی کے ماتحت شیخ سنوری کا بھی
خروج ہوا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی صداقت کا نشان ہے نہ کہ بطالت
کا۔ تمام قرآن مجید میں کسی جگہ بھی یہ قانون الٰہی
مندرج نہیں کہ خدا کی طرف سے نبوۃ کا جھوٹا
دعویٰ کرنے والوں کے مقابلہ میں بھی خدا وند تعالیٰ
مومنین۔ صالحین۔ متقین کو مخالفت کے لئے دشمن
بنا کر کھڑا کر دیا کرتا ہے۔ انکے متعلق قانون الٰہی
اس طرح بیان ہوا ہے۔ کہ مکذبین انبیاء و رسل
کو مہلت دیجاتی ہے۔ ان کی رسّی دراز کیجاتی
ہے۔ تاکہ مخالفت کرنیکا کوئی ارمان انکے دل میں
نہ رہجائے۔ اور پھر وہ دیکھ لیں۔ کہ انکی مخالفت
اور تکذیب نے کیا نتیجہ پیدا کیا۔ خدا کے مامور کو
کیا نقصان پہنچایا۔ اس کے سلسلہ کو کس قدر
تباہ کر دکھایا۔ چنانچہ ان مکذبین کے متعلق ارشاد
ہوتا ہے۔ اللہ یستھزء بھم ویمدھم فی
طغیانھم یعمھون ط (پ ۱ ع ۲) دوسری
جگہ فرمایا ہے۔ واملی لھم ان کیدی متین ط
(پ ۹ ع ۱۳ و پ ۲۹ ع ۲)

یعنے ان تکذیب کرنے والوں کو ہم ڈھیل
دیا کرتے ہیں۔ اور انکو مہلت دیتے ہیں۔ الٰہی قانون
کو جان لینے کے بعد شیخ سنوری کو اپنی پوزیشن کا
اندازہ کر لینا چاہیئے۔ کہ اس کا وجود نامسعود
کن اسلاف کے نمونے پر ہے۔ آیا شیاطین الانس
اور اہل طغیان سے قدم ملایا ہے۔ یا صلحا اور
مومنین سے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی تکذیب کر کے مشابہت پیدا کی ہے؟

فتدبروا ولا تکن من الشیاطین

ایک عام مشاہدہ

شیخ سنوری نے "عشرہ کاملہ"
کی دس فصلیں لکھ کر اپنے
نامہ اعمال کو بالکل سیاہ کر لیا ہے۔ ان دس فصلوں
کا مکمل اور مسلسل جواب تو علیحدہ لکھا ہوا مسودہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صورت میں تیار ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو احباب پٹیالہ اس کو چھپوالیں گے۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ فاروق میں ان پر ریویو کرونگا اور خدا سے توفیق چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے ہاتھ سے اس کنفیجہ دار سانپ کی تمام کچلیاں نکلوادے۔ آمین۔ تاکہ یہ دوبارہ ابن آدم کی ایڑی کو ڈسنے کے لئے نہ لپکے۔ اور اپنے باریک تنگ تاریک سوراخ میں جا گھسے۔ لیکن ایک اصولی بات کا بیان کر دینا ریویو کے آغاز سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ شاید کسی سعید روح کو اس سے بہرہ اندوز ہونیکا موقعہ ملجائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب،

ذات باری تعالےٰ

جہاں تک نظر پہنچتی ہے۔ یا کتب مذاہب و تواریخ سے پتہ چلتا ہے سب کو معلوم ہے۔ کہ اہل دنیا کے نزدیک کوئی اعلےٰ سے اعلیٰ ہستی سے لیکر نیچے تک ایک بھی صادق اور راستباز ہستی ایسی نہیں نظر آتی۔ جس کے وجود پر تمام انسان ایمان لائے ہوں۔ اور کوئی بھی صداقت ایسی نہیں جس پر اعتراضات کرنے والوں نے اعتراض کرنے میں کمی کی ہو۔ ذات واجب الوجود سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ایک ہستی بھی نظر نہیں آتی جو اعتراضات سے بچی رہکر سب کی مقبول و مصدقہ قرار پائی ہو۔ سنو!

خدا کی ذات سے اعلیٰ کوئی ہستی نہیں۔ اور توحید کے دلائل سے بڑھ کر دنیا میں کسی صداقت کے دلائل نہیں۔ لیکن شیخ سنوری کو معلوم نہیں۔ کہ اسوقت دنیا میں کتنے کروڑ انسان خدا کے وجود کے منکر اور خدا کو ماننے والوں پر کیسے کیسے مشکل اعتراض کرتے ہیں۔ جن میں سے شیخ سنوری تو ایک کا بھی جواب دینے سے عاجز ہے۔ تو کیا ایسے معترضین کے اعتراضوں سے ڈر کر کسی خدا پرست نے خدا کے وجود کا انکار کر دیا یا خدا کی تکذیب ہوگئی؟ ہرگز نہیں۔ پھر بھلا شیخ سنوری کا عشرہ کاملہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ یا ایسے نا اہل معترضین کی یاوہ گوئی کہیں آفتاب صداقت کا انکار ضروری ہو جاتا ہے۔ یا دلائل و براہین کی سچائی کی تکذیب ہو جاتی ہے۔ قطعاً نہیں! ہرگز نہیں! اور سنو!

ملائکۃ اللہ

خدا سے نیچے فرشتوں کا وجود ہے جن کے منکر دنیا میں موجود اور لاکھوں کی تعداد میں زندہ ہیں۔ رات دن ملائکہ کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ خود مسلمان کہلانے والوں میں سے ایسے لوگ ملتے ہیں۔ جن کو ملائکہ کے وجود کا بالکل انکار ہے۔ اور انکے اعتراضات سُنے تو شیخ صاحب سنوری کی عقل جاتی رہے۔ مگر کیا ان اعتراضوں سے ڈر کر سنوری میاں نے ملائکہ کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ انکے وجود کا قائل نہیں رہا؟ یا اس کے پاس انکے وجود کا کوئی ثبوت ایسا ہے۔ جس سے وہ معترضین کو خاموش کر دے یا انکے اعتراضوں کا جواب دے سکے؟ پھر بھلا سنوری کا عشرہ کاملہ کس شمار میں ہے۔ جس سے ڈر کر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیّنہ کا انکار کر دیں ؎ ایں خیال است و محال است و جنون۔ لو اور سنو!

انبیاء علیہم السلام

ملائکہ کے بعد انسانوں میں سے انبیا علیہم السلام رسول اور نبی ہو کر آتے ہیں۔ تو کیا ان پر منکرین کی طرف سے اعتراضات نہیں ہوئے اور نہیں ہوتے؟ کیا شیخ سنوری ایک نبی بھی ایسا پیش کر سکتا ہے۔ جس کو ان تمام لوگوں نے جن کی طرف وہ رسول کر کے بھیجا گیا ہو۔ بلا چون وچرا مان لیا ہو۔ اور کوئی اس کا منکر نہ رہا ہو۔ کیا تمام انبیاء کے منکر اس دنیا میں بمقابلہ ماننے والوں کے تھوڑی تعداد میں ہیں۔ یا کثیر حصہ دنیا کا منکر ہے۔ دور کیوں جاؤ۔ تمہارے اس ہندوستان میں ہی کتنے کروڑ ہندو۔ آریہ۔ اور سکھ وغیرہ ہزاروں قومیں موجود ہیں۔ جو تمام انبیاء کے منکر ہیں۔ اور بے انتہا اعتراضات کرتے اور رسالوں کتابوں۔ اشتہاروں۔ تقریروں کے ذریعہ انکو شائع کر رہے ہیں۔ کیا عیسےٰ علیہ السلام کے مکذب اور مسیح ناصری کو معاذ اللہ مکار فریبی دغاباز جھوٹا مفتری کہنے والے یہودی دنیا میں نہیں ہیں۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسے خاتم الانبیاء اور امام الانبیاء کے مکذب اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر گندے سے گندے اعتراض کرنیوالے اور پھر انکو کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ شائع کرنیوالے عیسائی اور آریہ شیخ سنوری نے کبھی نہیں دیکھے؟ اگر دیکھے ہیں۔ تو کیا انکے اعتراضات کے جوابات دینے کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت منوانے کی کبھی سنوری صاحب نے ہمت کی؟ اگر نہیں کی اور یقیناً نہیں کی۔ تو پھر کیا وہ تمام انبیاء سے منکر ہو چکے ہیں۔ اور اعتراضات سے ڈر کر موسےٰ و عیسےٰ و محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اگر نہیں تو عشرہ کاملہ جیسی بے جان اور خرافات سے ڈر کر احمدیوں کو کیا پڑی کہ وہ حضرت مامور من اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت سے منکر ہو جائیں اور آپکو چھوڑ بیٹھیں۔ اور بھی سُن لو۔

خلفاء راشدین

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم کے پاک وجود ہیں۔ کیا سنوری میاں کو معلوم نہیں کہ خود ان کی ریاست میں ہی ایسے مقدس وجود موجود ہیں۔ جو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو منافق بلکہ رئیس المنافقین مانتے اور کہتے اور لکھتے ہیں۔ اور انبیاء و انبیاء مطاعن کے ان پاک ہستیوں کے حق میں بیان کرتے ہیں۔ اور پھر وہ مسلمان بھی کہلاتے ہیں۔ مگر شیخ سنوری نے ان کے اعتراضوں سے ڈر کر خلفاء کی صداقت کا انکار کر دیا ہے۔ یا ان کے مخالفین کے مطاعن کا جواب دینے کی کبھی جرأت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو بھلا عشرہ کاملہ کو پڑھ کر کوئی احمدی ثابت شدہ صداقت کا کیونکر انکار کر سکتا ہے۔ اور سنوری کے مجموعہ لغویات کی بناء پر کس طرح خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ سکتا ہے؟ آگے اور سنو!

ائمہ مجتہدین خلفاء راشدین کے بعد ائمہ مجتہدین حضرت امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ و امام احمد بن حنبلؒ اور امام محمد بن ادریس شافعی چار امام گذرے ہیں۔ کیا سنوری صاحب کو معلوم ہے۔ کہ ان اماموں کے منکرین اور معترضین نے ان پر کیا کیا اعتراض کئے۔ اور ان کے ساتھ علماء وقت کی بدولت کیسی کیسی سختیاں کی گئیں۔ اگر معلوم نہ ہو تو اب سُن لو۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جاہل۔ بدعتی۔ زندیق اور کافر کہا گیا۔ خشت شماری کا ذلیل کام ان سے کرایا گیا۔ آخر قید خانہ میں زہر دیئے گئے۔

حضرت امام مالک بن انسؓ کو پچیس سال تک جمعہ و جماعت کے لئے باہر نہ نکلنے دیا۔ ذلت سے قید کئے گئے۔ ایسی بیدردی سے انکی مشکیں باندھیں۔ کہ ہاتھ بازو سے اکھڑ گیا۔ اونٹ پر سوار کرا کے تشہیر کیا گیا۔ ستر کوڑے مارے گئے۔ اور قید رکھے گئے۔

حضرت احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۸ ماہ قید میں رہے۔ بھاری بھاری زنجیریں ان کے پاؤں میں ڈالی گئیں۔ ذلیل کرنے کے لئے انکو مجلسوں میں لایا جاتا۔ تو لوگ انکو طمانچے مارتے۔ اور منہ پر تھوکتے۔ اور ہر شام کو قید خانہ سے نکالکر کوڑے مارے جاتے۔ آخر پا بزنجیر طرطوس روانہ کئے گئے۔

حضرت امام محمد بن ادریس رضی اللہ عنہ شافعی کو شیطان سے زیادہ ضرر رسان کہا گیا۔ اور رافضی بنا کر انکو قید کیا گیا۔ علماء عراق اور مصر نے انپر ایسی تہمتیں لگائیں۔ کہ یمن سے بغداد تک بیحرمتی اور بے عزتی سے قید کر کے بھیجے گئے۔ ہزار ہا آدمی

صاحب ان میں سر جھکائے چلے جا رہے تھے۔ اب شیخ سنوری بتائیے۔ کہ ان اماموں کے ساتھ یہ سب واقعات کسی آریہ یا عیسائی یا یہودی کی طرف سے گذرے یا بڑے بڑے جبہ پوش علماء اور مولوی کہلانے والوں کے فتووں اور تقریروں اور اعتراضوں سے ہے؟

اگر در خانہ کس است حرفی بس است

ائمہ حدیث حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ باوجود زہد و تقویٰ بخارا سے نکالے گئے۔ سمرقند میں رہنے نہ پائے۔ تو تنگ آکر امام ممدوح نے نماز تہجد میں دعا کی کہ خداوندا تمام زمین مجھ پر تنگ ہو گئی ہے۔ اب تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے۔ اسی ماہ میں فوت ہو گئے۔ امام نسائیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں مسئلہ فضیلت صحابہؓ پر بے عزتی ہوئی اور ایسا مارا کہ مسجد سے مارتے مارتے باہر لے آئے۔ اور اسی سبب سے آپ بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ ان کے بعد جس قدر اولیاء امت و مجددین وقت ہوئے ہیں۔ سب پر ان ظالم ملانوں اور انکے زیر اثر فتانوں نے وہ وہ سختیاں کیں۔ اور ایسے ایسے فتوے اور تحریریں شائع کرائیں کہ جن کے اثر سے لاکھوں انسانوں کو صداقت سے محروم کر دیا۔ دیکھو سید عبدالقادر جیلانی و حضرت مجدد صاحب الف ثانی و بایزید بسطامی و شیخ اکبر محی الدین ابن عربی و شیخ الاسلام امام غزالی و مولوی جلال الدین رومی و عبدالرحمٰن جامی و حسین بن منصور حلاج و شیخ فریدالدین عطار و حافظ ابن قیم امام ابن تیمیہ و شاہ ولی اللہ دہلوی اور مرزا جان جاناں اور شہاب الدین سہروردی رحمہم اللہ علیہم اجمعین جیسے بزرگان دین و اولیاء کرام کے ساتھ ان مولویوں نے جو اسلام کے رہنما کہلاتے تھے کیسی کیسی بدسلوکیاں کیں۔ غرضیکہ دنیا میں کوئی راستباز فرد ایسا نہیں گذرا جس کے ساتھ اس کے زمانہ والوں نے خشیت اللہ اور تقویٰ سے

مطابق اگر حضرت مسیح موعودؑ پر مخالفین اور علماء زمانہ کی طرف سے اعتراضات کی بھرمار اور گندی تحریروں کے طومار نہ نکلتے تو بے شک آپکی صداقت میں شبہ ہو جاتا۔ کیا صحیح فرمایا حضرت امام ابوحامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک دوست کے خط کے جواب میں کہ

"اے عزیز حاسدوں کی باتوں پر خیال نہ کر اور ان جاہلوں کے لعن طعن سے کچھ رنجیدہ نہ ہو ان کی باتوں پر صبر کر اور انکو بکنے دے اور اس آدمی کو ذلیل جان جس کا لوگ حسد نہ کریں اور حقیر سمجھ اس شخص کو جس کی طرف گمراہی اور کفر کی نسبت نہ کیجاوے ایسے لوگوں کی اصلاح کی امید نہ کر جو صرف حسد سے بُرا بھلا کہتے ہیں، اور ایسے جاہلوں کی بات نہ سُن جو تھوڑی سی مخالفت کو بھی کفر جانتے ہیں۔ اور ان مفتیوں اور مولویوں کی باتوں پر کچھ دھیان نہ دے۔ جو ذرا ذرا بات پر قد کفر قد کفر بکنے لگتے ہیں۔ کیا وہ فقہ کے پڑھ لینے اور نجاست کے ازالہ اور زعفران کے طلاء کے مسئلہ جان لینے سے کفر و ایمان کی حقیقت سمجھ سکتے ہیں"۔

پس احمدی جماعت اور احباب سنور وغیرہ کو بھی چاہیئے کہ ایسے نااہل اور بے علم لوگوں کی عشرہ کاملہ جیسی بیہودہ تحریروں کی طرف مطلق دھیان ہی نہ کریں۔ یہ کاغذی پتنگ ہوا میں اُڑ کر پھٹ پھٹا جانیوالی ہیں۔ اس سے وہ شجر جس کی جڑیں پاتال تک اور شاخیں آسمان تک پہنچ چکی ہیں ہل نہیں سکتا۔ ایسے ایسے باد مخالف کے جھونکے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جنبش نہیں دے سکتے۔ کیا دنیا نے دیکھ نہیں لیا۔ کہ کس کس دم خم والے مخالف اُٹھے اور آخر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور بہت سی نامراد دنیا سے چل بسے۔ سید نذیر حسین شیخ الکل دہلوی اور شیخ محمد حسین بٹالوی۔ سعداللہ لدھیانوی۔ غلام دستگیر قصوری بشیر بھوپالی۔ عبدالحق غزنوی۔ عبدالحکیم پٹیالوی۔ چراغدین جمونی علیہم ما علیہم کا انجام کس سے پوشیدہ ہے۔ بتاؤ وہ دنیا میں اپنی پیچھے کونسا صدقہ جاریہ چھوڑ گئے۔ کہ آج انکا نام زندہ ہو۔ جاؤ مخالفوں کے حلقوں کو دیکھو کہ کیا الو بول رہا ہے۔ اور پھر قادیان کی طرف نظر کرو۔ تو معلوم ہو جائیگا کہ ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے ان شاء اللہ

(باقی آئندہ پرچہ میں) (فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

غیر مبائعین سے یکصد مطالبات

(از مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل)

یہ سلسلہ سوالات کا فاروق ۲۶ء میں شائع ہوا تھا۔ چونکہ اس کو ناتمام چھوڑا گیا تھا اور ہنوز چند نمبر شائع ہوئے تھے۔ کہ اخبار بند کر دیا۔ اس لئے اس پرچے سے از سر نو جدید سوالات شائع کر کے سلسلہ نمبروں کا از سر نو شروع کیا جاتا ہے جس قدر سوالات ۲۶ء میں نکل چکے ہیں۔ وہ بھی اسی سلسلہ میں انشاء اللہ مکرر شامل کر دیئے جائینگے۔ تاکہ ناظرین فاروق کو پچھلا فائل نہ تلاش کرنا پڑے ایک ہی فائل میں سب مطالبات ملجائیں۔ (ایڈیٹر)

مطالبہ نمبر (۱) حضرت اقدس تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰ حاشیہ پر فرماتے ہیں۔

"یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ اپنے دعویٰ کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں۔ گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلےٰ شان رکھتے ہوں۔ اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ انکے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔"

اس پر مولوی محمد علی صاحب رئیس غیر مبائعین فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعودؑ کی یہ تحریر کہ صرف ان انبیاء کے انکار سے انسان کافر ہوتا ہے۔ جو شریعت یا احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ اور انکے سوا جس قدر ملہم یا محدث ہوں خواہ کیسی ہی اعلےٰ شان جناب الٰہی میں رکھتے ہوں۔ ان کے انکار سے کافر نہیں ہوتا۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۷۶)

اس کے بعد حضرت اقدس حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ پر فرماتے ہیں "کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے۔ اور کفر دو قسم ہے۔ (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسولؐ نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسولؐ نے تاکید کی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسولؐ کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کرنے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا۔"

حضرت کی مندرجہ بالا عبارتوں میں تضاد ہے۔ ایک میں اپنے منکر کو کافر اور خدا و رسولؐ کا منکر قرار دیا ہے۔ دوسری میں لکھا ہے۔ کہ میرا منکر کافر نہیں۔ بتائیے اس میں کیا تطبیق ہے؟

اگر مبائعین کے خیالات درست مانے جائیں۔ تو اس میں تطبیق ظاہر ہے۔ اور اگر آپکے مانے جائیں۔ تو پھر ان عبارتوں میں تطبیق کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ فرمائیے آپ کے خیالات درست ہیں۔ یا مبائعین کے!!

مطالبہ نمبر (۲) الحکم جلد ۳ نمبر ۲۹ ۱۸۹۹ء میں حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔

"اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسولؐ کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور یہ وہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔"

اسکے بعد

تقریر لاہور مطبوعہ حجۃ اللہ ٹریکٹ حکیم محمد حسین قریشی مقبولہ پیغام جون ۱۹۱۵ء میں آپ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رُو سے نبی کہلاتا ہے۔"

اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت اقدسؑ عام مسلمان کہلانے والوں کے خیال کے مطابق نبی کے لئے شریعت جدیدہ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنا ضروری اور شرط نبوت خیال فرماتے تھے۔ اور بعد میں جیسا کہ حضرت نے حقیقۃ الوحی ۱۵۰ میں فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ کیونکہ یہ صحیح نہ تھا۔ اور صحیح عقیدہ بتا دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور حقیقتاً جو اصطلاح اسلام ہے۔ اس میں نبی کے لئے یہ شرائط نہیں۔ تو ان دو حوالوں میں آپ کیا تطبیق فرمائیں گے؟

مطالبہ نمبر (۳) غیر مبائعین کا یہ طریق ہے۔ کہ جو بات حضرت مسیح موعودؑ میں نہ پائی جائے۔ اسی کو نشان نبوۃ قرار دے لیتے ہیں خواہ اس کا کوئی ثبوت ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنی تصنیف شدہ کتاب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۳۳ میں فرماتے ہیں "نواں امتیاز۔ وحی نبوت عبادات میں پڑھی جاتی ہے۔" "وحی نبوت کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے۔ جو دوسری وحی کو حاصل نہیں۔ کہ وحی نبوت عبادات میں پڑھی جاتی ہے۔"

آپ کی غرض اتنا لکھنے سے صرف اس قدر ہی کہ حضرت مسیح موعودؑ (خاکش بدہن) نبی نہیں۔ لیکن اتنا نہ سوچا۔ کہ عبادت الٰہی میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے۔ وہ صرف قرآن مجید کی آیات ہی نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان کے علاوہ کئی ادعیہ ماثورہ ہیں۔ اور خود انسان اپنی زبان میں جو کچھ دعا مانگتا ہے۔ کیا یہ سب قرآنی آیات ہیں۔ غیر مبائع حضرات بتلائیں۔ کہ کیا حضرت اقدس کا یہ الہام ربّ کلّ شیءٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی عبادت الٰہی میں پڑھا جائے۔ تو عبادت ہوگی یا نہ یا کیا آپ نے علاوہ دیگر مخترعات کے یہ بات بھی گھڑائی ہے۔ کہ عبادت میں سوا قرآن مجید کے اور کچھ نہیں پڑھنا!

مطالبہ نمبر (۴) مولوی محمد علی صاحب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۶۱ پر فرماتے ہیں "نبی کا فرض ہے کہ اپنی ساری وحی نبوت کو لوگوں تک پہنچائے اُمتی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے ضروری نہیں۔ کہ اپنی ساری وحی کا اعلان کرے"
اس کے خلاف حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"پھر اس نادان مولوی کے قول پر مجھے تعجب آتا ہے کہ وہ کہتا ہے۔ کہ سچے نبی یا ملہم کا یہ نشان نہیں ہے۔ کہ جس بات کی تبلیغ کا خدا اس کو حکم دے وہ دانستہ اور عمداً پچیس برس تک اس کو چھپا رکھے۔ اس نادان کو اب تک یہ بھی معلوم نہیں کہ تبلیغ الٰہی احکام کے متعلق ہوتی ہے۔ نہ ایسی پیشگوئیوں کے متعلق جن کی اشاعت کے لئے ملہم مامور بھی نہیں بلکہ اختیار رکھتا ہے چاہے اس کو شائع کرے یا نہ کرے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۴)

مولوی صاحب بتائیں۔ کہ کیا آپ صحیح فرماتے ہیں یا آپ کے مرشد۔ حضرت اقدسؑ تو فرماتے ہیں۔ کہ نبی کے لئے ضروری نہیں کہ اپنی ساری وحی شائع کرے۔ بلکہ آپ نے تبلیغ الٰہی کو احکام کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔ اور وہ وحی جو پیشگوئیوں پر مشتمل ہو۔ اس کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ اس میں وہ اختیار رکھتا ہے۔ چاہے اس کو شائع کرے یا نہ کرے۔ کیا آپ کے امتیازی علامات کی یہی حقیقت ہے!

مطالبہ ۵ مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب موسومہ "مسیح موعودؑ" کے صفحہ ۳۰۵ میں زیر عنوان "حضرت مسیح موعودؑ پر غلط الزام" لکھتے ہیں "اسلئے مجازی طور پر لفظ نبی کا ان پر صادق آسکتا ہے۔ یا جزوی طور پر ایک قسم کی نبوۃ انکو ملتی ہے" آپکا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ جزوی نبی ہیں۔ اسلئے نبی نہیں اگر مولوی صاحب کی یہ بات درست ہے پھر مندرجہ ذیل عبارت کا کیا مفہوم ہے براہ مہربانی واضح کر دیجئے۔ "اگر حضرت یوسف کو بعد واقعہ ہجرت دشمن کے تخت عزت پر بٹھایا گیا تو آنحضرت صلعم کو بعد واقعہ ہجرت کے فتح بدر ہو کر مسند خلافت عامہ اور ختم نبوۃ کے عرش پر جانشین فرمایا۔ اگر حضرت یوسف کو نبوۃ جزوی عطا ہوئی تو آنحضرتؐ کو خطاب ارسلناک رحمۃ للعالمین مرحمت فرمایا" ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ فروری ۱۹۰۷ء کیا حضرت یوسف علیہ السلام بھی آپ کے نزدیک نبی تھے۔ یا نہ تھے۔ کیونکہ انکے متعلق بھی جزوی نبوت منسوب کی گئی ہے؟

عیسائی مشن

کفارہ و الوہیت مسیح

(گذشتہ سے پیوستہ)

چھٹا خدا کے مجسم ہونے کی دوسری ضرورت پادری صاحب نے یہ بیان کی تھی۔ کہ وہ اس لئے مجسم ہوا۔ کہ وہ لوگوں کے لئے عملی نمونہ بنے۔ اس پر بیسیوں چار مطالبات ہیں۔

(۱) مسیح سے پہلے لوگوں کے لئے کون نمونہ تھا؟ کیا پہلوں کی نجات بغیر کسی نمونہ کی متابعت کے ہو سکتی ہے؟ اگر ہو سکتی ہے۔ تو بعد میں مجسم ہونیکی کیا ضرورت؟ اور اگر نہیں ہو سکتی۔ تو مسیح سے پہلے لوگوں کی نجات کس سے ہوئی؟ اور کیا پہلوں کے لئے نمونہ قائم نہ کرنا ان پر ظلم نہیں اور کیا یہ انہیں جان بوجھکر ضلالت میں دھکیلنا نہیں؟

(۲) صلیب کے واقعہ کے بعد جو قومیں اب تک ہوئیں اور قیامت تک ہونگی۔ انکے لئے کون نمونہ ہے؟ کیونکہ بقول تمہارے ایک نمونہ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کہو کہ مسیح کے سوانح ہمارے نمونہ ہیں۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ اگر صرف الفاظ پر کفایت ہو سکتی ہے۔ تو پھر مسیح کے مجسم ہونے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیا توریت اور صحف انبیاء کے الفاظ ہماری نصیحت کے لئے کافی نہ تھے؟

(۳) یہ بھی یاد رہے۔ کہ مسیح نمونہ نہیں تھا۔ کیونکہ ایک شادی شدہ۔ ایک صاحب اولاد۔ ایک فاتح ایک مفتوح۔ ایک حکمران۔ ایک اپنے دشمنوں پر قابو پانے والے شخص کے لئے مسیح کی زندگی میں کوئی نمونہ نہ تھا۔ غرض یہ کہنا۔ کہ مسیح ہمارے لئے نمونہ ہے غلط ہے۔

(۴) مسیح اگر قابل نمونہ ہو بھی تو اس کو نمونہ بنانے کی کسی کو ہمت ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اوسے نمونہ تو وہی بنائیگا جو اس کے الٰہ مجسم ہونے پر ایمان لائیگا۔ لیکن جو شخص یہ ایمان لاوے۔ کہ یہ شخص مجسم خدا ہے۔ تو اسے ہمت ہی نہ ہوگی۔ کہ المسیح کو نمونہ بناوے۔ جیکہ اسے یقین ہے۔ کہ یہ خدا ہے۔ اس لئے وہ پاک ہے۔ اور اسی لئے ایسے کام کرتا ہے۔ میں تو انسان ہوں میں بھلا اس کی طرز کس طرح اختیار کر سکتا ہوں۔ یہ خدا ہے میں عاجز انسان ہوں۔ غرض جو شخص المسیح کو خدا سمجھکر اس پر ایمان لاوے اوسے ہمت ہی نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ مسیح کی تقلید کرے۔ اور اپنی عملی زندگی میں اُسے نمونہ بنا سکے۔ کیونکہ وہ خیال کریگا۔ کہ میں اس کی متابعت کس طرح کر سکتا ہوں۔ یہ ہوا خدا اور میں ہوا عاجز انسان۔

ساتواں پادری علی بخش صاحب نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ موسوی شریعت میں جانوروں کو بطور فدیہ قربان کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ قربانی ناقص تھی۔ اور صرف اس بات کے لئے بطور علامت مقرر کی گئی تھی۔ کہ مسیح بندوں کے گناہ اُٹھا کر انکے فدیہ میں قربان ہونیوالا ہے۔ اس پر ہماری طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ مسیح کی یہ قربانی بالکل خلاف فطرۃ و خلاف عقل ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ وہ دُکھوں سے بچنے اور سکھوں کے حصول کے لئے چھوٹی چیز کو بڑی چیز پر قربان کر دیتا ہے۔ دیکھو فوج جب لڑائی پر جاتی ہے۔ تو وہاں سپاہی لوگ افسروں کو بچانے کے لئے قربان ہو جاتے ہیں۔ پھر ادنیٰ افسر قربان ہو کر بڑے بڑے جرنیلوں اور کمانڈر انچیف کا فدیہ ہو جاتے ہیں۔ پھر جب سپہ سالار اور کمانڈر انچیف پر حملہ ہوتا ہے۔ تو بڑے بڑے جرنیل قربان کر دیئے جاتے ہیں۔ اسیطرح جب بادشاہ کی جان معرض خطر میں ہو۔ تو سپہ سالار تک قربان ہو جاتے ہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ چھوٹی چیز بڑی چیز پر قربان کر دیجاتی ہے۔ اور یہی انسانی فطرت ہے لیکن مسیح کی قربانی فطرت کے خلاف ہے۔ کیونکہ مسیح خدا ہے۔ اور جن کے لئے وہ قربان ہوا وہ انسان ہیں۔ اور خدا اعلیٰ ہے بندے ادنے ہیں۔ تو مسیح کی قربانی کے یہ معنے ہوئے کہ اعلیٰ چیز ادنیٰ پر قربان ہو گئی۔ اور یہ بالکل خلاف فطرت ہے۔ کیونکہ ادنے چیز اعلیٰ پر قربان ہوتی ہے۔ نہ کہ اعلیٰ چیز ادنیٰ پر۔ پس مسیح بندوں پر قربان نہیں ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وہ اعلےٰ ہے۔ اور بندے ادنےٰ ہیں۔ ادنےٰ اعلےٰ چیز ادنےٰ پر قربان نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ ادنےٰ چیز اعلےٰ پر قربان ہوتی ہے۔

آٹھواں پادری صاحب نے لیکچر میں کہا کہ کفارہ کے بغیر نجات نہیں۔ اس پر میں اُنسے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر شریعت کافی نہیں بلکہ خدا کے بیٹے کے قربان ہونے کی ضرورت ہے۔ تو بتاؤ کہ

(ا) آدم سے لیکر مسیح تک کے لوگوں کے لئے کون قربان ہوا؟ پھر بتاؤ۔ کہ ان کی نجات ہوئی یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئی۔ تو یہ ظلم ہے۔ اور اگر ہوگئی۔ تو معلوم ہوا کہ کفارہ نجات کو لازم ملزوم نہیں۔

(ب) اس زمین کے سوا اور بہت سے اجرام فلکی ہیں جن میں آبادیاں ہیں۔ اگر کفارہ کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ تو بتاؤ کہ پھر وہاں کون قربان ہوتا ہے۔ خدا کا بیٹا یا کوئی انسان؟ اگر کہو کہ انسان قربان ہوتا ہے۔ تو اس زمین میں کیوں نہ کوئی انسان قربان ہوا؟ اور اگر ہر جگہ بیٹا ہی قربان ہوتا ہے۔ تو نقلی ثبوت دو۔ اور پھر تسلیم کرو۔ کہ بیٹا باپ کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہوا نہیں۔ بلکہ کسی نہ کسی سیارہ میں قربان ہو رہا ہے۔

نواں پادری صاحب یہ فرمائیں گے۔ کہ مسیح جب بندوں کے گناہ اُٹھا کر مصلوب ہوا۔ تو اب بندوں سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتے یا ہوتے تو ہیں۔ لیکن معاف ہو جاتے ہیں؟ اگر کہو کہ سرزد ہی نہیں ہوتے تو یہ مشاہدہ کے خلاف ہے۔ عیسائی بھی ہزاروں جرم کرتے ہیں۔ کم سے کم جرمن کو تو گنہگار اس وقت تسلیم کرتے ہیں۔ اور اگر کہو کہ گناہ سرزد ہوتے تو ہیں۔ لیکن سزا نہیں ملتی۔ بلکہ معاف ہو جاتے ہیں۔ تو بتاؤ کہ پھر تم مشن میں قواعد کی خلاف ورزی پر عیسائیوں کو سزا کیوں دیتے ہو؟ دوسرے یہ کہ یہ تو صرف دعویٰ ہے۔ کہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کوئی دلیل پیش کرو۔ (باقی آئندہ)

یاددہانی:۔ فاروق کی تعداد خریداری ابھی صرف ۲۲۴ تک پہنچی ہے ابھی ۲۴۶ خریداروں کی کمی ہے جبتک پانسو خریدار نہ ہو جائیں فاروق چل نہیں سکتا۔ آپ ہمت کریں اگر ایک ایک خریدار بھی دیں۔ تو پانسو پوری ہو سکتی ہیں۔ (مینجر فاروق)

دیانندی مشن

میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل اور پنڈت چمپتی صاحب ایم۔ اے

بسمبر ۱۹۲۵ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شہرۂ آفاق میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل سلمہ اللہ تعالیٰ نے آریہ سماج کے مسئلہ روح و مادہ کی قدامت کے خلاف "صدوش، روح و مادہ" نام سے ایک مکمل اور مفصل کتاب انعامی پانسو روپیہ شائع کر کے اوس کی کئی جلدیں کئی آریہ مناظروں اور ایڈیٹروں کو بھیجی تھیں۔ اور میر صاحب ممدوح کی دلی تمنا تھی۔ کہ اگر آریہ صاحبان میں سے کوئی اہل علم اور لائق مناظر اُپدیشک ایڈیٹر اس کتاب کا مطالعہ کر کے تسلیم و تردید کریں گے۔ تو مفید نتیجہ نکلیگا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریوں نے اپنی کمزوری کا ثبوت خاموشی سے دیکر دنیا پر ظاہر کر دیا۔ کہ وہ علمی مباحث میں قلم اُٹھانے سے قطعاً عاری ہیں۔ لیکن دل انکے چونکہ اس کتاب سے دھڑک گئے تھے۔ فرضی خانہ پُری کی خاطر ۲۷ء میں ایک نہایت ہی ناقابل التفات جواب پنڈت چمپتی صاحب ایم۔ اے آریہ سے لکھوا کر لاہور کے مشہور آریہ راجپال نے "جواہر جاوید" نام سے چھپوا دیا۔ جس کو میرے دوست اور آریہ سماج کے دلی ہمدرد اور خیر خواہ منشی فضل حسین صاحب مہاجر نے بڑے شوق سے خرید کر منگایا۔ خود پڑھا۔ اور پھر مجھے دیا۔ میں نے اس کو کم از کم تین بار پڑھا۔ چونکہ پنڈت صاحب نے اپنے جواہرات ایسی بے ترتیبی سے ژولیدہ طرز میں بکھیرے ہیں۔ کہ مجال کیا جو پیسہ خرچنے والے کے کچھ پلّے پڑے۔ عبارت پریشان۔ کجج بیان۔ عدم قدرت تحریر۔ میر صاحب کے دلائل کے جواب سے عجز و ناتوانی کی مکمل تصویر دیکھنا ہو تو آریہ سماج کے ایک بڑے اُپدیشک اور لائق لیکچرار اور قابل مصنف اور گریجوایٹ کا یہ جواہر خانہ دیکھ لو۔ میں بڑے وثوق سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ پنڈت صاحب چمپتی نے یا تو "صدوش روح و مادہ" کو اول سے آخر تک پڑھا نہیں۔ یا پڑھا ہے تو سمجھا نہیں یا سمجھا ہے تو ظاہر نہیں کیا۔ اور تعصب سے معذور ہو کر اصل استدلال اور اعتراض سے روگردانی کر کے سوال از آسمان اور جواب از ریسمان کا پورا نمونہ دکھایا ہے۔ میں مکرم سید صاحب سلمہ اللہ اور پنڈت صاحب ہداہ اللہ کے چند مقامات ناظرین فاروق کی دلچسپی اور آریہ دوستوں کی انصاف پسندی کے لئے عرض کرتا ہوں۔

روح خدا کی مخلوق کیوں ہے؟

آریہ سماج کے اس بے دلیل عقیدہ پر کہ پرمیشر کو روحوں کے ڈھیر کے ڈھیر جلا ہے کے سُوت اور کمہار کی مٹی کی طرح کہیں سے پڑے ملگئے۔ جن کے برتے پر ایشور مہاراج اپنی کاریگری اور صنعت اور فن تخلیق کو دکھانے کے قابل ہو گئے۔ ورنہ بصورت عدم دستیابی ارواح و مادہ کے نہ وہ گنگا رام پیدا کر سکتے اور نہ کسی دھرنہ امیر الدین اور نہ آسمان و زمین۔ کیونکہ خود نیستی سے ہستی کر نہیں سکتے تھے۔ نہ روح بنا سکتے اور نہ مادہ یہی دونوں اجزاء اس دنیا کے بنانے کے نسخہ اور خدائی دکھلانے کے ذریعہ تھے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو بیچارے پُورے ایشور مہاراج کس کام کے۔ غرض آریہ سماج کے اس عجیب و غریب عقیدہ پر علاوہ بہت سے زبردست اعتراضوں کے ایک لاینحل اعتراض آریہ سماج پر بطور سوال یہ پیش کیا جاتا تھا۔ کہ جس حال میں پرمیشور مہاراج نے روحوں اور مادہ کو پیدا ہی نہیں کیا۔ اور بقول آریہ صاحبان یہ دونوں وجود مثل خدا کے خود بخود غیر پیدا شدہ ہیں۔ اور انکی تمام قوتیں اور طاقتیں بھی ان کی ذاتی ہیں کسی غیر کی عطا کردہ نہیں۔ نہ انکو ایشور جی مہاراج فنا کر سکتے ہیں۔ نہ وہ اس کے سہارے سے زندہ ہیں۔ غرض اپنی کسی صفت یا طاقت یا وجود کے لئے خدا کی محتاج نہیں تو پھر ایشور اور انکا مالک کس طرح ہے۔ اور انپر متصرف کس حق سے ہے؟ یہ ایک علمی سوال ہے۔ جس کو مخدومی میر محمد اسحٰق صاحب نے نہایت لطیف پیرایہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاجواب تصنیف "حدوث روح و مادہ" کے باب اوّل اور باب دوم میں پیش کیا۔ اور اس پر پُر لطف بحث کی ہے۔ جس کو میں نہایت اختصار کے ساتھ نقل کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی پنڈت چموپتی صاحب ایم۔ اے آریہ کا جواب بھی سناتا ہوں۔

احمدی فاضل کا اعتراض

مکرمی میر محمد اسحاق صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آریہ دوستو بتاؤ تو سہی کہ

"جب روح و مادہ نہ **خدا کے پیدا کردہ ہیں**۔ اور نہ خدا ان کو فنا کر سکتا ہے۔ اور نہ کوئی صفت روح و مادہ کی اس نے **پیدا کی ہے** اور نہ انکی کسی صفت کو دور کر سکتا ہے۔ تو وہ کونسا استحقاق ہے جس کی وجہ سے وہ ان کا مالک بن بیٹھا ہے۔ اور کونسا حق ہے جس کی وجہ سے وہ ان میں تصرف کرتا اور روح کو جنم مرن کے چکروں میں ڈالتا ہے۔ روح پر یہ قبضہ ناجائز کیوں ہے؟ وہ کیوں اس کے ماتحت ہے؟ وہ اس کی خانہ زاد تو نہیں۔ تو وہ اس کی غلام کیوں ہے؟ وہ اپنی بقاء میں اس کی محتاج نہیں۔ بلکہ اس کی طرح اس کی ہمعصر ہے۔ تو وہ اس میں تصرف کرنیوالا کون ہے؟ اس نے اُسے **مول نہیں لیا** وہ درخواست لے کر اس کے پاس نہیں گئی۔ کہ تو میرا مالک اور میں تیری مملوک"؟ (باب دوم صفحہ ۵۲)

احمدی فاضل کا مطالبہ نہایت معقول اور واضح ہے۔ کہ روح کو نہ خدا نے پیدا کیا ہے نہ روح نے خدا کے گھر میں جنم لیا ہے۔ کہ وہ خانہ زاد ہونے کی وجہ سے کسی قسم کا حق دار ہو نہ روح کو خدا نے قیمتاً خریدا ہے۔ نہ خود روح نے خدا کو اپنا پریسیڈنٹ بنایا ہے۔ پھر وہ روحوں کا مالک کس طرح بن گیا۔ اور ان پر تصرف کس حق سے کرنے لگا؟ اس سوال کا حل چونکہ لانیحل تھا اس لئے آریہ سماجی پنڈت کچھ حواس گم کردہ ہو کر کیسا بے جوڑ اور لایعنی جواب دیتے ہیں۔ جو ایک گریجوایٹ کے شایان شان نہیں۔ بشرطیکہ وہ آریہ نہ ہو صرف پنڈت چموپتی جی ایم اے کو ہی یہ بہلا معلوم ہوا ہے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ ایم اے پنڈت یہ جواب دیتے ہیں۔

آریہ پنڈت کا جواب

فرماتے ہیں کہ مصنف "حدوث روح و مادہ" نے

(۱) "مالکیت کی علت مول لینا ہی تحریر فرمائی ہے۔ پرماتما روح کو مول کس سے لیتا؟" (احمدی فاضل نے) تحریر فرمایا ہے۔ کہ

(۲) "وہ اس کی خانہ زاد ہو۔ خانہ زاد کے معنے ہیں گھر میں پیدا ہوا اگر زادن کا مطلب جسم قبول کرنا ہو تو روح پرماتما کے گھر میں ہی تو جسم قبول کرتی ہے اسلئے اس کی خانہ زاد ہوئی"

(۳) "اولاد پر والدین کا تصرف کم سے کم اس وقت تک تو رہتا ہی ہے جب تک اولاد بالغ نہ ہو یہ کس حق سے"؟

(۴) "استاد کا اپنے شاگردوں پر دوران تعلیم میں **تصرّف** ہوتا ہے"

(۵) "دنیوی تعلقات میں حاکم و محکوم۔ بادشاہ و رعایا۔ مُعلّم و مُتعلّم وغیرہ وغیرہ متصرف اور متصرف بہ موجود ہیں۔ یہ سب تصرف کی صورتیں ہیں۔ اور اس تصرف کی وجہ خالق و مخلوق ہونا نہیں۔ بلکہ ادراک اور حکمت کی کمی بیشی ہے"

(۶) "تصرّف کا حق اس کا ہے۔ جو تصرف کی استعداد رکھتا ہے۔ مثلاً روح اور مادہ آپ (میر محمد اسحٰق صاحب) کے نزدیک دونوں مخلوق ہیں لیکن روح مادہ کا مالک ہے۔ انسان اور حیوان دونوں مخلوق ہیں۔ لیکن انسان حیوانات کا مالک ہے۔ یعنے انکے استعمال کا حق رکھتا ہے۔ انسانوں میں پھر بڑائی چھوٹائی کے لحاظ سے باہم تصرف ہے اس کی علت یہ نہیں کہ روح نے مادہ کو۔ یا انسان نے حیوانات کو اور ایک انسان نے دوسرے انسان کو نیست سے ہست کیا ہے۔ بلکہ تصرف کی **واحد** وجہ یہ ہے۔ کہ روح مدرک ہے مادہ غیر مدرک۔ انسان حیوانات سے زیادہ صاحب ادراک ہے۔ ایک انسان کا ملکہ دانش و حکمت دوسرے انسان کے ملکہ سے برتر ہے"

(الف) "ہماری نظر میں تصرف کے معنے ہیں جائز استعمال" صفحہ ۲۹

(ب) "حضرت! مالکیت وہی ہے جسکی تعریف ہم اوپر کر چکے ہیں۔ یعنے جائز استعمال" صفحہ ۲۹

یہ ہے ناظرین! ایم۔ اے آریہ پنڈت کا جواب احمدی فاضل کے سوال کا جسکے لفظ لفظ سے پنڈت صاحب کی سراسیمگی اور خود فراموشی ٹپک رہی ہے۔ دیکھئے اصل اعتراض کو جسمیں صاف لکھا ہے کہ خدا روحوں کا مالک کیوں ہے۔ جبکہ وہ اس کی پیدا کردہ نہیں۔ اسکی خانہ زاد نہیں۔ اسکی زر خرید نہیں۔ روحوں نے خود درخواست کر کے خدا کو اپنا مالک نہیں بنایا۔ اس کھلے بیان کے ہوتے ہوئے آریہ پنڈت کا یہ فرمانا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے "مالکیت کی علت مول لینا ہی تحریر فرمائی ہے" کس قدر غلط اور از خود رفتگی ہے پھر جو اثبات مالکیت کے نظائر پیش کئے ہیں کتنے مضحکہ خیز ہیں پھر مالک اور متصرف کی جو تعریف کی ہے۔ سراسر خلاف واقعہ اور محض خود ساختہ۔ پھر مالک اور متصرف کو مترادف قرار دیکر جائز استعمال کرنیوالا اسکے معنے بتا کر اتنا ہی نہیں سوچا کہ انمیں تقدیم و تاخیر بھی ہے یا نہیں؟

آریہ پنڈت کی بے علمی

آریہ پنڈت کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ مالک ہونا متصرف ہونیسے مقدم ہے پہلے کوئی شخص کسی شے کا مالک ہو جائے۔ تو اسکے بعد اسکو اس شے میں تصرف کا حق ہوگا۔ مالک ہونا امر دیگر ہے۔ اور مقدم اور متصرف ہونا امر آخر ہے۔ اور مؤخر۔ یہ ویدک سنسکرت کے الفاظ نہیں۔ کہ اگنی۔ وایو۔ برہسپتی۔ اندر وغیرہ مخلوق کے ناموں کو اپنی پنچھ تان سے ایشور پر مڑھ دیا جائے۔ یہ الفاظ ام الالسنہ عربی زبان کے ہیں۔ آپ کو پہلے یہ سمجھنا اور سیکھنا ضروری تھا۔ کہ یہاں خدا کے پہلے مالک اور بعد میں متصرف ہونے پر اعتراض ہے۔ یہ نہیں کہ مالک اور متصرف مترادف اور ہم معنے اور ایک ہی مفہوم کے دو نام ہیں۔ آپ کا صرف اتنا کہکر پیچھا چھوڑا لینا۔ کہ "ہماری نظر میں تصرف کے معنے ہیں جائز استعمال" اور مالکیت کی تعریف بھی یہی ہے۔ کہ جائز استعمال۔ بالکل غلط اور بے علمی کا اظہار ہے۔ الفاظ کے معنے اور مفہوم بتانے میں آپ کی نظر کیا بلا ہوتی ہے۔ جو آپ کی چوٹی تک بھی نہیں پہونچ سکتی۔ آپ کو کس لغت عرب سے مالک اور متصرف کا ایک ہی مفہوم اور ایک ہی معنے نظر آگیا ہے جو آپ "اپنی نظر" مقابل کے سامنے بطور دلیل پیش کر دیتے ہیں آئندہ ہم چموپتی صاحب کو مالک اور متصرف کا صحیح مفہوم سمجھائینگے۔

انشاء اللہ تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھارت ماتا کا آٹھواں پاپ

(گذشتہ سے پیوستہ)

مس میو ہندو گھرانے کی دائیوں کا حال بیان کرنے کے بعد اپنی کتاب مدر انڈیا میں ہندو بچہ کے پیدا ہونے پر جو غذا اس کو دی جاتی ہے۔ اس کا ذکر اس طرح کرتی ہے۔

بچہ کی غذا

غذا دینے کے متعلق رواج میں اختلاف ہے۔ صوبجات متوسط میں بچے کو پہلی غذا جو دی جاتی ہے۔ وہ قدرے شکر اس کے اپنے پیشاب میں ملائی جاتی ہے۔ دہلی میں چینی اور کچھ مسالہ شراب یا شہد دیا جاتا ہے۔ یا پہلے تین روز تک ایک چیز جسے گھٹی کہتے ہیں۔ پلائی جاتی ہے۔ جس میں کچھ ایسے مصالحے ہوتے ہیں۔ جو چند زنگ آلود خوش شگون سکوں اور کاغذ پر لکھے ہوئے تعویذوں میں پڑے ہوتے ہیں۔ یہ اشیاء ملک کے مختلف حصوں میں مختلف ذاتوں اور قوموں میں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض جگہوں میں ان چیزوں کی تفصیل میں فرق تو ہوتا ہے۔ لیکن ان کی خاصیتیں ہر جگہ یکساں ہی بتائی جاتی ہیں۔ اب رہی ماں۔ تو وہ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ شروع حالت زچگی ہی سے چار سے سات روز تک بغیر کسی خوراک کے رکھی جاتی ہے۔ اُسے صرف چند کھجوریں اور چھوہارے دیئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ کفایت شعاری کی جائے یعنے گھر کے برتن پلید نہ ہو جائیں۔ بہر حال یہ ایک ایسی رسم ہے۔ جو قدیم سے چلی آتی ہے۔ اور خانگی کفایت شعاری کے خیال سے اُسے بہت جلد قبول کر لیا ہوا ہے۔

بعض مذہبوں یا فانوں میں بچہ کو تین روز تک ماں کی چھاتی پر نہیں ڈالا جاتا۔ یہ ایک ایسی رسم ہے جس سے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ بعض صورتوں میں نہ صرف یہ کہ ماں کو فوز ائیدہ بچہ کو ہی دودھ پلانا پڑتا ہے۔ بلکہ اگر اس سے بڑے بچے بھی ہوں۔ تو انہیں بھی دودھ پلایا جاتا ہے۔ اور یہ تو اکثر ہوتا ہے کہ ایک تین سال کا بچہ دردِ زہ کے وقت بھی ماں کے پاس دودھ پینے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق عورتیں کہتی ہیں۔ کہ بچہ بھوکا روتا تھا۔ اور کوئی شے نہیں کھاتا تھا۔

عورتوں کی کمزوری

اوّل تو پیشتینی، نحیف اور بیمار ہونے کے باعث، دوم۔ نحمی غذا کی وجہ سے۔ اور سوئم ان کی اپنی اوائل عمر کی شادی اور قبل از وقت مباشرت کے باعث جس سے بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ہندوستان کی اکثر عورتوں کی ہڈیاں یا تو بہت چھوٹی رہ جاتی ہیں۔ اور یا اندر سے ایسی بدشکل اور خراب ہو گئی ہوتی ہیں۔ کہ بچہ حسب معمول پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے عمل جراحی کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے مریض چھوٹی چھوٹی اذیتوں سے بتدریج موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ کسی انگریز یا امریکن طبیبہ یا کسی ایسی ہندوستانی عورت کے زیر اثر نہ آجائیں۔ کہ جس نے انگریزی طریقوں کی تعلیم حاصل کی ہو اور اپنے قدیم رسم و رواج کے احترام کی محویت میں یہ امداد خواہ کتنی ہی سہل الحصول ہو۔ مریضہ کو نہیں پہنچائی جاتی۔ جب تک کہ وہ خاوند یا گھر کی کوئی بڑی عورت اس کی اجازت نہ دیدیوے۔

اور اُن حالتوں میں بھی جن میں پیدائش حسب معمول ہو جاتی ہے۔ اس کے نتائج ہندوستانی طریقہ کی بدولت موت سے بھی زیادہ ہولناک ہوتے ہیں۔

سری نگر کے زنانہ ہسپتال کی ایک قابل عورت سرجن ڈاکٹر کے۔ او۔ وان اس کا ترجمہ یوں بیان کرتی ہے۔

عورتیں حاملہ کیوں نہیں ہوتیں

بہت سی عورتیں جو بے اولاد اور دائم المریض ہوتی ہیں۔ جنائی کے موقعہ پر ناقص نگہداشت کی وجہ سے ایسی ہو جاتی ہیں۔ اکثر مردوں کی نرینہ اولاد نہیں ہوتی۔ کیونکہ پیدا ہوتے ہی بچہ جہالت کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور دائیاں ان کی بیویوں کے اندرونی حصوں کو اس طرح توڑ مروڑ دیتی ہیں۔ کہ پھر وہ حاملہ ہونے کے قابل نہیں رہتیں۔ .....

میں اپنے ان خیالات کی توضیح چند ایک مثالیں دیکر کرتی ہوں۔ جو اس ملک میں ہر ایک زنانہ ڈاکٹر کے مشاہدے میں آتی ہیں۔

ایک اطلاع آتی ہے۔ کہ کوئی عورت بننے کی حالت میں ہے۔ گھر پہنچنے پر ہمیں ایک تنگ و تاریک اور نہایت غلیظ کمرے میں جس میں علی العموم کوئی کھڑکی نہیں ہوتی لے جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی کھڑکی ہو بھی تو اسے بند کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ تازہ ہوا سے بخار ہو جانے کا احتمال کیا جاتا ہے۔ جو ہوا رہ جاتی ہے وہ کوئلوں کی آگ سے خراب ہو جاتی ہے۔ عورت ایک چارپائی یا فرش پر پڑی ہوتی ہے۔ کمرے میں دو ایک نہایت غلیظ عورتیں ہوتی ہیں۔ ان کے کپڑے میلے ہاتھ گندگی سے بھرے ہوئے۔ اور ان کے سر دل میں جوئیں ہوتی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دائیاں ظاہر کرتی ہیں۔ اور بتاتی ہیں۔ کہ تین روز سے حاملہ درد زہ میں مبتلا رہی ہے۔ اور یہ کہ بچہ نہیں نکل سکتا۔ وہ دوبارہ کوشش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ زمین پر ملتی ہیں۔ ہمارے ملاحظہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ رحم پھٹا ہوا۔ اور سوجا ہوا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ واقعی یہ بڑا مشکل اور خراب کیس ہے۔ کیونکہ انکو بچہ پیدا کرنے کے لئے ہاتھ اور پاؤں دونو کا زور لگانا پڑا۔ ..... چنانچہ اسے کلوروفارم دیا جاتا ہے۔ اور بچہ بذریعہ اوزار نکال لیا جاتا ہے۔ جڑی بوٹیاں اندر سے نکلتی ہیں۔ جو ماں کے جسم کے اندر گھسیڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات رسیاں اور ایک گندی پوٹلی جس میں بیدانہ ملا ہوتا ہے۔ برآمد ہوتی ہے۔

آپ خیال نہ کریں کہ یہ بری حالت صرف غریب عورتوں ہی کی ہوتی ہے۔ میں آپ کو کئی بی اے پاس ہندوستانیوں کے گھر دکھا سکتی ہوں۔ جن کی بیویاں بننے کے وقت پھٹے پرانے۔ اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر ان ہی بازاری دائیوں کی زیر مشق ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کے ہاں یہی رواج ہے۔ اور بی۔ اے کے امتحان میں عام سمجھ کی باتیں نہیں سکھلائی جاتیں۔ (باقی آئندہ)

جواب دو کہ آپ نے فاروق کیلئے اس وقت تک کتنے خریدار بنائے ہیں؟ اگر نہیں بنائے تو آپ کو شش کر کے اپنا فرض ادا کریں۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تتمّہ خبریں

آفریدیوں سے برطانیہ کی جنگ چھڑنے کی افواہ گرم ہو رہی ہے۔

تاجدار افغانستان کے استقبال کے لئے ترکی گورنمنٹ نے ۶۰ ہزار پونڈ کا سامان خریدا ہے۔

علی گڑھ میں سنسنی:- تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت پر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے استعفاء کی وجہ سے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں سنسنی سی پھیل گئی ہے۔

قتل۔ سنٹرل ہندو سکول بنارس کا ایک طالبعلم اپنے مقفل کمرے میں مقتول پایا گیا۔ اس کا قاتل ایک سپاہی بتایا گیا ہے۔ جو گرفتار بھی ہو گیا ہے۔ اس سے اس لڑکے کا ناجائز تعلق تھا۔

ایک پارسی کی علمی فیاضی:- سر کاؤس جی جہانگیر نے پارسی قوم کے لئے ایک پبلک سکول کے قیام کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

۳ سال کیلئے ایک لڑکے کا اخراج:- ڈی۔ اے وی سکول کا ایک لڑکا میٹرک کے امتحان میں نقل کرتا ہوا پکڑا گیا۔ اس کو تین سال کے لئے اسکول سے خارج کیا گیا۔

آتشزدگی آریوں کی یونیورسٹی گورو کل کانگڑی میں آتشزدگی کی وجہ سے تین چوتھائی جھونپڑیاں جلکر خاک سیاہ ہو گئیں۔

روس اور افغانستان کا ہوائی معاہدہ روسی اور افغانی نمائندوں کے درمیان ایک ہوائی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس معاہدہ کی رُو سے تاشقند اور کابل کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمد و رفت ہوا کرے گی۔

دھرم کوٹ ضلع فیروزپور میں ۷ عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ الحمدللہ۔

ٹرکی میں متواتر کئی زلزلے آئے۔ سمرنا میں ۴۰ آدمی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ ایک سالم گاؤں۔ اور دوسرے گاؤں کا نصف حصہ تباہ ہو گیا۔

والیان ریاست کا وفد معلوم ہوا ہے کہ والیانِ ریاست کا جو وفد اصلاحات کے سلسلے میں ولایت جانیوالا ہے۔ اس میں مہاراجہ صاحب کشمیر۔ پٹیالہ۔ الور۔ نواب صاحب بھوپال۔ اور راؤ صاحب کچھ شریک ہونگے۔

——— آل انڈیا ہندو شدھی سبھا نے شہزادی بھوپال کو کونسل کے افتتاح کے موقعہ پر پردہ ترک کرنے کے سلسلے میں مبارک باد کا پیغام ارسال کیا ہے (افسوس)

مریضانِ دق کا شرطیہ علاج

رُڑکی کے مقام پر کیا جاتا ہے۔ اور بالخصوص ایسے مریضوں کا جن کو ڈاکٹروں حکیموں وید [illegible] قابل صحت قرار دیا ہو۔ کوئی فیس یا دوا کی قیمت کسی صاحب سے نہیں لی جاتی مریضوں کو اپنے قیام کا روڑکی میں خود انتظام کرنا ہوگا۔ دوا کسی قیمت پر فروخت نہیں کی جاتی۔ اور نہ بطور نمونہ کسی صاحب کو دیجاتی ہے۔ کہ وقت کرانے استعمال مریض کے فوری تیمار کی جاتی ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ تین ہفتہ میں صحت ہو جاوے گی۔ علاوہ ازیں آدمی بالکل چالاک و چست برنگ گلنار بن جاتا ہے۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں زیر نگرانی مولوی قاسم علی نے طبع کرکے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)

دو نایاب کتابیں

(۱) **تذکرۃ الشہادتین**:- حضرت مسیح موعودؑ نے جو شہید اکبر حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت پر تصنیف فرمایا تھا۔ اسکا ایک نسخہ مطبوعہ بار اوّل بر اے فروخت ملا ہے۔ جو خود حضرت مسیح موعودؑ نے طبع کرایا تھا قیمت اس کی اس وقت دو روپیہ ہے۔

(۲) **ایام الصلح اردو**۔ یہی حضرت مسیح موعودؑ کی بار اوّل کی مطبوعہ ہے۔ جسپر حضرت اقدس علیہ السلام کے اپنے قلمی دستخط بھی موجود ہیں۔ قیمت اس کی بھی دو روپیہ ہے یہ دونوں کتابیں ایک ایک نسخہ ہیں۔ جو شائقین حضرت صاحب کی طبع کرائی ہوئی بار اوّل کی کتابوں کے جمع کرنیکے عادی ہیں وہ انکو منگوالیں۔ محصول بذمہ خریدار۔ (مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان)

اعلےٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی پشاوری لنگیاں بحساب دو روپیہ چار آنے فی گز اور ہر قسم کی مشہدی کناویز عورتوں کے سوٹ کے لئے ۲ گز فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصولڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیجائے گی۔ یا اسکی جگہ دوسری چیز بھیج دی جائے گی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اُٹھائیں۔ مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور نسبتاً ارزاں ارسال ہوگا۔

میاں محمد و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور

مشینری زرعی آلات و سامان آہنی

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشین۔ آہنی رہٹ (ہرٹ) نہری اونچے رقبہ اراضی کے لئے جھلاریں زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل۔ خراس (دیل چکی) بیلنہ جات۔ چادلوں کی مشین (رائس ملز) سیویاں۔ پھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے۔ پیتل وغیرہ کا کام پیسٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)